DAR-UL-IFTA
Sharia in Business, Alflah Town, Sadiqabad
Disst. Rahim yar Khan, Pakistan

دارالافتاء

استفتاء

کیافرماتے ہیں مفتیانِ کرام ان مسائل کے بارے میں:

1۔میرے بہنوئی نے دوسری شادی کرلی ہے جس کی وجہ سے وہ میری بہن (پہلی بیوی) کے حقوق ادا نہیں کرتا ہے۔بیوی کے شوہر پر کیا حقوق لازم ہیں، اگر شوہر بیوی کے حقوق ادا نہ کرے تو کیا گناہ گار ہوگا؟

2۔میرے بہنوئی نے جس عورت سے دوسری شادی کی ہے اس عورت کی پہلے شوہر سے ایک بچی ہے۔اب اس عورت نے اس بچی کی ولدیت میرے بہنوئی (سوتیلے والد) کی طرف منسوب کی ہوئی ہے۔اس کی کیا شرعی حیثیت ہے؟کیا غیر والد کی طرف نسبت کرسکتے ہیں؟

مستفتی: محمد زاہد

03004471772

دارالافتاء
81/9
۲۰/۱/۹

الجواب باسم ملہم الصواب

1۔حدیث شریف میں آتا ہے کہ تم میں سب سے بہترین وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں (بیوی، بچوں) کے ساتھ اچھائی (اچھے اخلاق) سے پیش آتا ہو، شوہر پر لازم ہے کہ اپنی حیثیت کے مطابق وہ بیوی کے کھانے پینے اور لباس، مکان وغیرہ کی ضروریات پوری کرے اور اس کے ساتھ محبت کا رویہ اختیار کرے، نیز شوہر پر بیوی کے چند اہم حقوق درج ذیل ہیں:

۱۔اپنی حیثیت کے مطابق نفقہ دینا اور خرچ میں اعتدال کرنا یعنی نہ ہی تنگی کرنا اور نہ ہی فضول خرچی کرنا۔

۲۔اس کے ساتھ عرف کے مطابق حسن سلوک کرنا۔

۳۔اس سے پہنچنے والی معمولی تکالیف کو برداشت کرنا۔

۴۔بیوی کی ناگوار باتوں کو برداشت کرنا۔

۵۔غیرت میں اعتدال کرنا یعنی نہ بدگمانی کرنا اور نہ ہی غافل رہنا۔

۶۔اچھے اخلاق سے پیش آنا۔

۷۔بیوی سے متعلق ضروری دینی مسائل مثلاً حیض، نفاس وغیرہ کے احکام سیکھ کر بیوی کو سکھلانا۔

۸۔نماز اور دین کی تاکید کرنا اور گناہ کے کاموں سے روکنا۔

Scanned by CamScanner

۹۔ اگر کئی بیویاں ہوں تو ان کو باری اور دیگر حقوق میں برابر رکھنا۔

۱۰۔ بقدر کفایت رہنے کو گھر دینا۔

۱۱۔ بیوی کو محارم رشتہ داروں سے عرف اور رواج کے مطابق ملنے دینا۔

۱۲۔ میاں بیوی کے باہمی تعلقات کو پوشیدہ رکھنا۔

۱۳۔ بوقت ضرورت جب تادیب کے لیے مارنا پڑے تو شرعی حدود سے تجاوز نہ کرنا۔

۱۴۔ بیوی کی اجازت کے بغیر عزل نہ کرنا۔

۱۵۔ حاجت شدیدہ کے بغیر طلاق نہ دینا۔ (امداد الفتاوی بتصرف یسیر 216/2)

لہذا آپ کے بہنوئی پر لازم ہے کہ دونوں بیویوں کے حقوق ادا کرنے میں برابری اختیار کرے، ہر طرح سے دونوں بیویوں کا خیال رکھے، ورنہ سخت گناہ گار ہوگا۔

2۔ کسی بچے یا بچی کی ولدیت کا حقیقی والد کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرنا حرام اور سخت گناہ ہے۔

دار الافتاء
نمبر ۸۷/۹
تاریخ ۲۰/۱/۹

چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

﴿ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ﴾ [الاحزاب: 5]

ترجمہ: تم ان (منہ بولے بیٹوں) کو ان کے اپنے باپ کے نام سے پکارا کرو۔

اور حدیث طیبہ میں ہے:

من ادعى إلى غير أبيه وهو يعلم فالجنة عليه حرام (صحيح البخاري 8/156)

ترجمہ: جو شخص جان بوجھ کر اپنے آپ کو اپنے حقیقی باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف منسوب کرے، اس پر جنت حرام ہے۔

لہذا مذکورہ بچی کی ولدیت کو آپ کے بہنوئی کی طرف منسوب کرنا ہرگز جائز نہیں ہے، اس بچی کو اپنے حقیقی والد کی طرف منسوب کرنا ضروری ہے اور تمام کاغذات میں اس کے حقیقی والد کا نام لکھوایا جائے تاہم پرورش کرنے والا بطور سرپرست اپنا نام لکھوانا چاہے تو لکھوا سکتا ہے۔

كما في سنن الترمذي-(709/5)

عن عائشة قالت: قال رسول الله صلى الله عليه و سلم خيركم خيركم لأهله و أنا خيركم لأهلي...

كما في القرآن الكريم: [الاحزاب: 5،4]

{و ما جعل أدعياءكم أبناءكم ذلكم قولكم بأفواهكم والله يقول الحق وهو يهدي السبيل (4) ادعوهم لآبائهم هو أقسط عند الله فإن لم تعلموا آباءهم فإخوانكم في الدين و مواليكم

Scanned by CamScanner

وفی روح المعانی: (225/11) مکتبہ حقانیہ

ويعلم من الآية أنه لا يجوز إنتساب الشخص إلى غير أبيه وعد ذلك بعضهم من الكبائر لما أخرج الشيخان وأبو داؤد عن سعد بن أبي وقاص أن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قال: من إدعى إلى غير أبيه وهو يعلم أنه غير أبيه فالجنة عليه حرام وأخرج الشيخان أيضا من ادعى إلى غير أبيه أو إنتمى إلى غير مواليه فعليه لعنة الله تعالى والملائكة والناس أجمعين..

واللہ اعلم بالصواب

کتبہ: بندہ احمد حسن عفی عنہ

دار الافتاء صادق آباد

7/محرم الحرام 1440ھ بمطابق 18/ستمبر 2018ء

دستخط: حضرت مفتی **محمد ابراہیم** صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

۱۴۴۰/۱/۷ھ

دستخط: مفتی **احسن عزیز** صاحب مد ظلہم

الجواب صحیح

عفی عنہ

۱۴۴۰/۱/۷ھ

دستخط: مفتی **طارق بشیر** صاحب مد ظلہم

الجواب صحیح

دار الافتاء

18/9

2018/9

نوٹ: یہ جواب سوال کے مطابق ہے، صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

یہ دارالافتاء کسی قانونی یا غیر قانونی کارروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

- Cell No: 0302-7002111
- 0344-3387879
- Whats App: 0302-7002111
- E-mail: shanainbiz@gmail.com

- دار الافتاء سے فرقہ وارانہ یا اختلافی مسائل کا جواب نہیں دیا جاتا۔
- خدمت بلا معاوضہ۔

Scanned by CamScanner